

# اسلامیات :

سوال نمبر 1 :

## عقیدہ توحید اور اس کی

اہمیت :

تعارف :

یہ تمام انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا  
احسان ہے کہ اس نے اپنی بیچان لوگوں کو کرویائی  
نا کہ لوگ بے معنی خداؤں کے سامنے جھکنے کے  
بجائے اپنے حقیقی اور خدا کے واحد کی عبارت  
کرنے اور آخرت میں فات پائیں۔ اسی سلسلے  
میں عقیدہ توحید بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ  
وہ عقیدہ ہے جس کے زیر اثر انسان کو اس بات  
کا ادراک حاصل ہوتا ہے کہ اس کا صرف ایک  
خدا ہے۔ بس وہی لائق حمد و ثنا ہے۔ اس  
عقیدے پر یقین رکھنا اور اس کے مطابق اپنی  
زندگی گزارنا پر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو  
ہے۔

عقیدہ توحید وہ عقیدہ ہے جو اگر انسان کے

دل میں گھر کر رہو اس کی زندگی پر نمایاں اثرات  
سرتب کرتا ہے۔

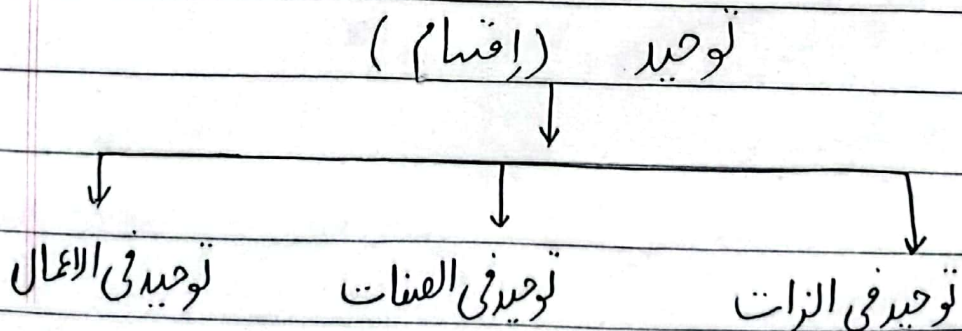
”اسلام کے پورے اعتقادی اور عملی نظام  
میں سب سے پہلی اور بنیادی چیز ایمان  
ہے اللہ نے باقی تمام اعتقادات اور اعمال  
سب اسی ایک اصل کو مکمل کرنے والی شاخیں  
ہیں۔“

(پروفیسر خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات)

لہذا اس عقیدے پر ایمان رکھنا کہ اللہ ایک  
ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں  
ہے ایک مسلمان کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔

## توحید کی اقسام:

توحید کی تین اقسام ہیں اور یہ ایک پر ایمان  
رکھنا ضروری ہے۔



# انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کی

## اہمیت :

عقیدہ توحید کی انسانی زندگی میں بہ انتہا اہمیت ہے۔

## ۱۔ ایمان کی تکمیل :

اس عقیدے کی انسانی زندگی میں یہ اہمیت ہے کہ اس عقیدے پر یقین نہ رکھنے والے کا ایمان مکمل نہیں ہونا اور جو اس عقیدے پر یقین نہیں رکھتا انہیں آخرت میں کبھی بھی نجات نہیں ملے گی۔

جیسا کہ قرآن میں بھی اللہ کا حکم ہے :

”قل هو اللہ احد“

”کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے“

(سورۃ احزاب)

## ۲۔ شرفِ انسانی کا حصول :

جب انسان

عقیدہ توحید پر ایمان لے آئے تو اسے معلوم ہونا ہے کہ بس خدا عرفِ اہل ہے اس کے

علاوہ کسی چاند، ستارے، مورتیوں کو بوجھنے کی  
 ضرورت نہیں اس سے اُسے اس بات کا  
 بھی ادراک ہونا ہے کہ وہ اتنا عظیم ہے کہ  
 اُسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کے سامنے جھکنے  
 کی ضرورت نہیں بلکہ صرف خدا کے آگے جھکنے سے  
 ہی نجات ملے گی

بقول شاعر

یہ ایک سجدہ جسے گراں سمجھتا ہے تو  
 ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

### (3) محبتِ الہی کا حصول:

جب انسان اس بات  
 کا اقرار کر لیتا ہے کہ اللہ ہی واحد اُس کا  
 رب ہے تو اسے یہ عقیدہ اللہ کے بھی قریب  
 کر دیتا ہے۔ وہ شخص اللہ کو بھی عزیز ہو جاتا  
 ہے۔ اللہ کی محبت کا حصول انسان کو معرفتِ  
 الہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور انسان کے  
 دل میں بھی محبتِ الہی کا جذبہ پروان چڑھتا  
 ہے اور اس محبت کے پیش نظر انسان گناہوں  
 سے پرہیز کرنا ہے

”ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے

کرتے ہیں۔“ (البقرہ) ۲۴

## (4) استقامت و بہادری کا حصول :

انسان

کی زندگی میں عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب انسان اس بات پر تکتے یقین کرے کہ ایک خدا ہے اور جو کچھ اُس کی زندگی میں ہو رہا ہے اور جو مستقبل میں ہونا ہے تو وہ اس ارادے کا حصول کر لیتا ہے کہ کوئی بھی دنیاوی چیز اُس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ صائب اللہ نے چاہے اس سے اُسے استقامت و بہادری کا حصول ہوتا ہے۔

”اَلْاٰخِرْنَ اَنْ اَللّٰهُ مَعَنَا“

”تم نہ کرو۔ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ (سورہ توبہ)

## (5) صبر و توکل کی اعلیٰ مثال :

عقیدہ توحید پر

ایمان ایک مسلمان کو صبر و توکل کی اعلیٰ مثال بنا دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے :

”اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ“

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

(البقرہ)

## 6) وسعت نظر کا حصول:

عقیدہ توحید پر ایمان

انسان کو وسعت نظر عطا کرتا ہے اس عقیدے کی  
اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے  
کہ اس کی بدولت انسان رنگ، نسل، زبان  
سے بالا تر ہو کر سوچتا ہے اور ذہنِ انسانی کے  
لئے خود کو وقف کر دیتا ہے۔

## 7) تقویٰ و لبریزگاری کا حصول:

عقیدہ توحید

کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا  
ہے کہ اس کی بدولت انسان تقویٰ و لبریزگاری  
کا علمبردار بن جاتا ہے۔ اُسے اس بات کا خوف  
رہتا ہے کہ اگر وہ کوئی منکر کام کرے گا تو وہ خدا کو  
تاراج کرے گا اور اگر تقویٰ اختیار کرے گا تو  
اپنے خزانے واحد کے قریب ہو جائے گا۔

”ان المرکم عند اللہ الثقلم“

”بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عورت

والا وہ ہے جو سب سے زیادہ لبریزگار ہے۔“

(سورۃ الحجرات)

## (8) احترام آدمیت:

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان  
نوع انسانی کی اہمیت کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے  
یہ کہ انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا  
ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

”وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ“

”اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی سے نوازا۔“ (بنی اسرائیل)

## (9) رجائیت اور اطمینان قلب:

عقیدہ توحید کی وجہ

سے جب انسان اپنے آپ کو نیک کاموں کی راہ میں  
وقف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اطمینان حاصل ہوتا  
ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

”اَلَا يَذْكُرُ اللّٰهُ تَلَمِيْحِيْنَ الْقُلُوْبِ“

”بے شک اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔“ (الرعد)

## (10) نا امیدی کا خاتمہ:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے

کی وجہ سے انسان میں نا امیدی کا خاتمہ ہو جاتا  
ہے اس سے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ جو کچھ  
ہو رہا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

”رَا قٰنَطُوْمِن رَحْمَةِ اللّٰهِ“

”اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا۔“ (سورۃ الزمر)

## (11) عاجزی و انکساری کا حصول:

عقیدہ توحید کی اہمیت

اس لحاظ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انسان اس سے عاجزی و انکساری کا پیکر بن جاتا ہے۔ لہٰذا وہ جاننا ہے:

"اور رحمن کریم ہے جو زمین پر عجز و انکساری سے چلتے ہیں۔" (القرآن)

## (12) اخوت و بھائی چارہ: عقیدہ توحید سے انسان

میں اخوت و بھائی چارہ کا جذبہ لیوان جڑھتا ہے۔ لہٰذا وہ جاننا ہے کہ اللہ کا ارشاد ہے:

"انما المؤمنون اخوة"

جسٹیک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (المحرات)

## (13) ایثار کا فروغ:

عقیدہ توحید کی بدولت انسان

میں ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

"وینون اعمان"

"(بھائی بھائی بنو) جو کمرے کی عام چیزیں بھی نہیں دیتے"

(العمان)

## (14) مشغلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ:

عقیدہ توحید کی بدولت انسان کا مشغلات کا سامنا



گرنے کا جوصلہ پیدا ہونا ہے۔ کیوں کہ وہ جاننا ہے  
کہ اس کے خدائے واحد کا فرمان ہے :

”فان مع العسر يسرا“

”یہ مشک مشکلات کے ساتھ آسانی ہے“ (سورہ الم نشرح)

(15) پیرامین معاشرہ کا قیام

عقیدہ لوحید کی بدولت

انسان ایک پیرامین معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے  
جو باقی لوگوں کے لیے پیرامین ہو

فلاحییت :

انسانی زندگی میں

عقیدہ لوحید کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا

سکتا۔ اس کے انسانی زندگی پر بڑے گہرے

اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جو نہ صرف

اس کی افرادی بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی پرسوں

بنادیتا ہے۔

سوال نمبر 4:

”انتہا پسندی اسلام کیلئے  
ایک چیلنج“

تعارف:

انتہا پسندی چاہے کسی بھی شکل  
میں ہو امت مسلمہ کیلئے ایک مسئلہ عظیم ہے۔  
اس کی وجہ سے امت مسلمہ کو پوری دنیا میں  
امن و عامہ کا مسئلہ درپیش ہے۔

”کسی معاملے میں حد سے گزر جانا انتہا پسندی ہے“

لہ انتہا پسندی مختلف قسموں میں آج امت  
مسلمہ کیلئے سرور ہن چکی ہے۔ اس میں مذہبی  
انتہا پسندی سر فہرست ہے۔ جبکہ اسلاموفوبیا  
سھی مذہبی انتہا پسندی کی بھی ایک علامت ہے۔

انتہا پسندی کی مختلف اقسام:

آج کے دور

میں انتہا پسندی مختلف قسموں اور شکلوں  
میں موجود ہے اور اہل مسلمہ کو پریشان  
کئے ہوئے ہے۔ اس میں سب سے اولیٰ مذہبی  
انتہا پسندی ہے۔

## مذہبی انتہا پسندی:

”دینی معاملات میں حد سے گزر جانے  
کو مذہبی انتہا پسندی کہتے ہیں“

اسلام ایک معتدل دین ہے۔ جو زندگی کے ہر  
معاملہ میں اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ حکم عمر حافر  
میں مسلمان اس اعتدال کا حکم کو قبول چکے  
ہیں اور دینی معاملات میں حد سے گزر کر مذہبی  
انتہا پسند بن چکے ہیں۔

رسول کا ارشاد ہے:

”اور دین میں سختی سے چینا کیونکہ تم سے قبل امتیں  
دین میں غلو (انتہا پسندی) کی وجہ سے ہلاک  
ہو گئیں۔“

لیکن افسوس کہ آج کے دور کے مسلمان لسانی، نسلی  
دینی نیپاروں پر انتہا پسند بن چکے ہیں۔

## اسلاموفوبیا، انتہاپسندی کی علامت:

انتہاپسندی کی یہی ایک اور شکل اسلاموفوبیا ہے۔

”اسلاموفوبیا سے مراد اسلام، مسلمان، اسلامی تہذیب و ثقافت سے نفرت و خوف کا اظہار و عمل ہے۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جس کے مطابق دنیا کے تمام مسلمان جنونی ہوتے ہیں جو غیر مسلموں کے بارے میں منہدم نقطہ نظر رکھتے ہیں۔“

اسلاموفوبیا کی وجہ سے جو انتہاپسندی ہے اس کی وجہ سے مسلمانوں کو پوری دنیا میں نفرت و تعصب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کی وجہ سے غیر مسلم مسلمانوں کو نقطہ نظر مسلمانوں کے بارے میں نفرت انگیز ہوتا ہے۔

اس انتہاپسندی

کی وجہ سے امت مسلمہ کو پوری دنیا میں نفرت انگیزی اور تعصب رولہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

کس طرح انتہا پسندی مسلمانوں اور  
اسلام کیلئے عہد حاضر میں چیلنج بن رہی  
ہے۔

## فرقہ وادیت :

انتہا پسندی کی وجہ سے

مسلمانوں کو فرقہ وادیت کا سامنا کرنا پڑ رہا  
ہے۔ اہل حدیث مسلمہ مختلف فرقوں میں بٹ  
گئی ہے اور ہر فرقہ خود کو دوسروں سے ممتاز اور  
علیٰ ثابت کرنے کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔  
حیکہ اللہ ز قرآن میں واضح فرمایا ہے:

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور آئیس  
میں نترتو میں نہ لپڑو۔“ (القرآن)

## رواداری کا فقدان :

عہد حاضر میں انتہا پسندی

کی وجہ سے اہل حدیث مسلمہ میں رواداری کا فقدان  
ہے۔ ایک فرقہ دوسرا کو غلط ثابت کرنے  
کی دوڑ میں ہے۔ اور ایک دوسرا کو برداشت  
کرنے کی صلاحیت سے عاری ہیں۔

## اسلاف پرستی :

انتہا پسندی کی وجہ سے عمر حاضر

میں امت مسلمہ اسلاف پرستی میں مگن ہے۔

اسے اپنے وفوں اور ان سے منسلک بزرگ

شخصیتوں کو اعلیٰ بیش کرنے کی دوڑ نے امت

مسلمہ کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔

## عدم برداشت :

انتہا پسندی کی بدولت امت

مسلمہ عمر حاضر میں برداشت کی صلاحیت کھو

چکی ہے۔ عدم برداشت کی وجہ سے لہ دنیا

کے سامنے اپنا لفظ نظر ٹھوس طریقہ سے

بیش کرنے سے بھی قاصر ہے۔

» انتہا پسندی ایک کینسر ہے جو خوف اور

تعصب سے پروان چڑھتا ہے ہمیں اس

کے خلاف متحد ہو نا چاہیے اور افیام و

نفیسم، قبولیت اور سمدردی کو فروغ

دینا چاہیے۔<sup>۲۴</sup>

(ملالہ ریوسفرٹی)

اسلاموفوبیا، انتہا پسندی، عمر عمر میں مسلمانوں  
کو مسائل :۔

### مغربی میڈیا کا لبرل وگنڈا:

انتہا پسندی اور

اسلاموفوبیا کی وجہ سے مغربی میڈیا اور اسلام  
مخالف قومیں اسلام مخالف لبرل وگنڈا کرنے  
میں معروف ہیں۔ جس کی وجہ سے امت  
مسلمہ کے مسائل میں مسلسل افسوس ہو رہا ہے۔

### بیرون ممالک میں مسلمانوں کا قتل :

اسلاموفوبیا

چونکہ مذہبی انتہا پسندی کی ہی ایک قسم ہے  
اس کی بدولت مسلمانوں کی جان غیر مسلم  
ممالک میں محفوظ نہیں رہی۔

نیوزی لینڈ کرئیر کرانٹس چرچ میں مساجد  
پر حملہ اور مسلمانوں کو شہید کرنا اسی انتہا پسندی  
کی ہی ایک کڑی تھی۔

### خلاصہ نکتہ :

انتہا پسندی عمر حاضر میں امت

مسلمہ کیلئے ایک مسئلہ عظیم ہے۔ اس سے چھٹکارا  
حاصل کرنے کیلئے امت مسلمہ کو اتحاد کی ضرورت  
ہے۔ جس کی بدولت مغربی دنیا میں بھی اسلام

سے متعلق نذرت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

## سوال نمبر 7 :

”اسلام میں عورت کے حقوق اور

مقام“

## تعارف :

اسلام وہ پہلا دین تھا جس نے  
 زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے حقوق اور مقام  
 کو پہچانا اور اسے وہ حقوق عطا کئے جو کوئی  
 شخص اُس وقت سوچ بھی نہیں سکتا  
 تھا۔ اسلام نے عورت کے گھر و بیرون گھر  
 وہ ماں بیوی، بیٹی بیوی، بیوی بیوی ہیں جو با بیوی  
 سب کو حقوق عطا کئے اس کے بعد رسولؐ  
 نے اپنی حیات مبارکہ کے ذریعے عملی نمونہ  
 پیش کر کے عورتوں کو اعلیٰ مقام عطا کر دیا۔  
 یہاں تک کہ آپؐ نے اپنے آخری خطبہ حجۃ  
 الوداع میں بھی عورتوں کے مقام اور حقوق  
 کو واضح کیا۔



## اسلام میں عورت کا مقام :

### عورت کی حیثیت ماں :

اسلام نے ماؤں کو بلند مرتبہ عطا کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا گیا کہ 'حنت ماں کے قدموں تلے ہے'۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں فرمایا :

### "والوالدین احسانا"

"اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

### عورت کی حیثیت بیوی :

حیثیت بیوی عورتوں

کو سب سے عظیم مقام اسلام نے عطا کیا ہے۔ آپ نے اپنی ازواج کے ساتھ جو رویہ فرمایا وہ تمام لوگوں کے لئے مثال ہے۔

"اور لوگوں تمہاری بیویوں کے ہم پیر و لیسے ہیں حقوق ہیں جیسے تمہارے ان پیر۔" (رسول ﷺ)

### عورت کی حیثیت بیٹی :

اسلام کی آمد سے قبل

تو جس کے پاس بیٹی پیدا ہوتی وہ اُس سے زندہ مدخون کر دیتا۔ مگر اسلام نے بیٹی کو عظیم

مقام عطا کیا۔ رسولؐ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی اور وہ بالغ ہو گئیں تو وہ اور میں جنت میں یوں ساؤ ہوں گا جیسے یہ دو انگلیاں“<sup>۴</sup>  
(حدیث)

## عورت خبیث ہیں:

اسلام نے عورت کو

خبیث بہت اونفام مقام عطا کیا ہے۔ آپؐ اپنی رضاعی بہن حضرت شہما کی بہت عزت فرماتے تھے ایک مرتبہ جب وہ رسولؐ کے دربار میں آئیں تو آپؐ نے اپنی چادر ان کی راہ میں بچھادی۔

## اسلام میں عورت کے حقوق:

### زندگی کا حق:

اسلام سے قبل زندہ مدفون ہو جانے والی عورتوں کو زندگی کا حق دینے والا عذیب اسلام ہے جس میں کہ ارشاد فرمایا گیا کہ:

”جس نے جان بوجھ کر کسی کا قتل کیا تو گویا اُس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔“

(القرآن)

## مال کے تحفظ کا حق :

اسلام نے عورتوں کو جان کے ساتھ ساتھ مال کے تحفظ کا حق بھی عطا کیا۔  
 'اور مردوں کیلئے اُس میں سے ہے جو اُنہوں نے کمایا اور عورتوں کیلئے اُس میں سے جو اُنہوں نے کمایا۔' (القرآن)

## وراثت کا حق :

اسلام نے پہلی مرتبہ عورتوں کو وراثت میں حصہ دیا۔ والد کی وراثت میں بیٹوں کا حق۔ شوہروں کی وراثت میں بیویوں کے حقوق مقرر کیے۔

## دوسرا نکاح کرنا اور خلع کا حق :

اسلام نے عورتوں کو طلاق یا بیوہ ہو کر بعد دوبارہ نکاح کرنے اور عورتوں کو خلع کے کرارشتہ ختم کرنے کا حق بھی دیا۔

## علم حاصل کرنے کا حق :

اسلام نے عورتوں کو تعلیم و تربیت کا حق دیا۔ اس سلسلے میں رسول نے ارشاد فرمایا:

” علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت  
پر فرض ہے۔“

### حق میسر:

اسلام نے عورتوں کو کبلا حق میسر مقرر  
کیا اور شوہروں کو بلاشبہ کی کہ وہ اسے فوراً ادا  
کر دیں۔

” اور عورتوں کے میسر انھیں پورے پورے  
ادا کر دیا کرو“ (القرآن)

### خیار بلوع کا حق:

اسلام نے عورت کو حق

دیا کہ اگر اس کا نکاح تجھ میں اُس کی مرضی  
کے بغیر کر دیا گیا ہو تو وہ بالغ ہو نہ ہو اسے  
ختم کر سکتی ہے۔

### خلاصہ بحث:

اسلام نے عورتوں کو عظیم  
مقام ادا کیا مثل حقوق عطا کیے ہیں۔ اگر عہد نامہ  
میں بھی عورتوں کو یہ حقوق اور مقام مل  
جائے تو معاشرہ امن و سکون کا گوارہ بن  
جائے گا۔

## اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

### تعارف

اسلام نے اسلامی ریاست میں رہنے والی اقلیتوں اور غیر مسلموں کے حقوق بھی واضح کر دیے ہیں انھیں بے شمار حقوق عطا کر کے اسلام نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ ایک عالمگیر دین ہے جو اسلامی ریاست میں رہنے والے تمام لوگوں کے حقوق کا خیال کرتا ہے۔

وہ حقوق جو اسلام نے اقلیتوں کو عطا کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

### زندگی کا تحفظ

اسلامی ریاست میں جس طرح ایک مسلمان کی زندگی محفوظ ہے اسی طرح ایک غیر مسلم کی زندگی محفوظ ہے۔

’غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے‘ (حدیث)

## عزت کا قفظ :

اسلام نے غیر مسلم  
اقلیتوں کی عزت کا قفظ و فرایم کیا ہے  
اس سے مکمل نئی زندگی گزارنے کا بھی حق  
حاصل ہے۔

## مال کا قفظ :

اسلامی ریاست غیر مسلموں کے  
مال کے قفظ کی ذمہ دار ہے۔

## معاشرتی آزادی :

اسلامی ریاست اقلیتوں  
کو تمام معاشرتی و سماجی حقوق عطا کرے  
کی مجاز ہے۔

## مذہبی آزادی :

اسلامی ریاست نے اقلیتوں  
کو مذہبی آزادی کے حقوق بھی عطا کئے ہیں۔  
حس کی وجہ سے وہ اپنی مذہبی رسومات  
اور تعزیمات آزادی سے مناسکتے ہیں۔

## معاشرتی آزادی :

اقلیتوں کو اسلام نے مکمل

معاشی آزادی بھی دی ہے۔ وہ آزادانہ طور پر اپنا معاشیات کر سکتے ہیں۔ مگر وہ یا دنیاں جو مسلمانوں پر معاشی طور پر لاکھ ہیں وہ ان پر بھی ہوں گی۔

## سیاسی حقوق:

اسلام اقلیتوں کو سیاسی حقوق بھی دیتا ہے۔ اور ان کی رائے کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

## خلاصہ نکات:

اسلام نے اقلیتوں کو حقوق عطا کر کے اسلامی ریاست میں ان کی زندگی کو بھی آسان کر دیا۔ عمر حاضر میں بھی تمام اسلامی ملکوں کو چاہیے کہ وہ وہاں بسنے والی اقلیتوں کو غلام وہ حقوق دیں جو اسلام نواح لے رہے ہیں۔

سوال نمبر 3 :

## ” اسلامی سیاسی نظام “

تعارف :

اسلام نے جس طرح صحیح زندگی کے لیے شعور کے متعلق اصول و ضوابط اور نظام واضح کیے ہیں وہ کسی بھی اسلام کے ایک اسلامی ریاست کیلئے ایک مکمل اور جامع سیاسی نظام واضح کر دیا ہے جو عمر حاضر میں بھی سیاسی نظاموں کی خامیاں دور کرنے کے لیے موزوں ہے

” سیاست دو چیزوں کا مجموعہ ہے ایک قانون سازی اور دوسرا اپنے شہریوں کو خوش کرنا “  
(ارسطو)

## اسلامی سیاسی نظام کے اصول :

اسلام کے مطابق واضح کردہ اسلامی سیاسی نظام کے اصول مندرجہ ذیل ہیں :



## 1 افتداری الی کا تصور :

اسلام نے اسلامی  
رہبیت کے سیاسی نظام میں یہ واضح کر  
دیا ہے کہ افتداری الی صرف اور صرف اللہ  
تعالیٰ کے پاس ہے اور لوگ اللہ کے غائبوں  
کی حبت سے اُس سے اللہ کی قائم کردہ حوروں میں  
رہنے ہوتے استیصال کریں گے

"The political system of Islam is  
authoritarian and is based on  
the idea that religious authority  
should have control over the  
state and people."  
(Ibn Khaldun).

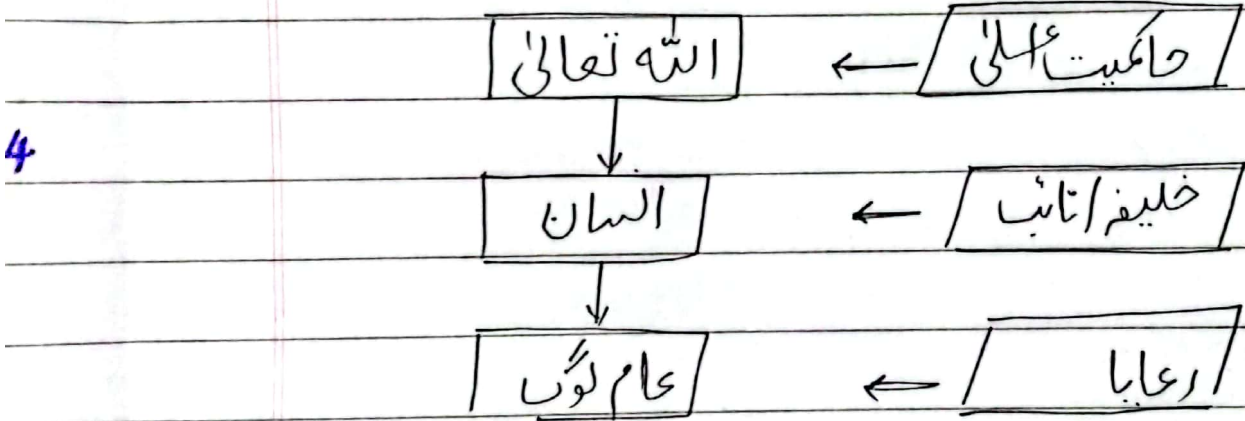
## 2 انسان بطور اللہ کا نائب :

اسلامی سیاسی  
نظام کے مطابق اسلامی رہبیت میں انسان  
اللہ کا نائب ہو گا۔ اور اللہ کی مقرر کردہ حوروں  
کے اندر رہنے ہونے اختیارات کا استعمال  
کریں گا۔  
اسلام کے مطابق جو انسان حکمران بنے گا

اس کی اطاعت لوگوں پر کرنا واجب ہے اگر  
وہ قرآن و سنت کے مطابق چلے۔

” اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت  
کرو اور جو تمہارا حکمران ہے اس کی بھی  
اطاعت کرو“  
(القرآن)

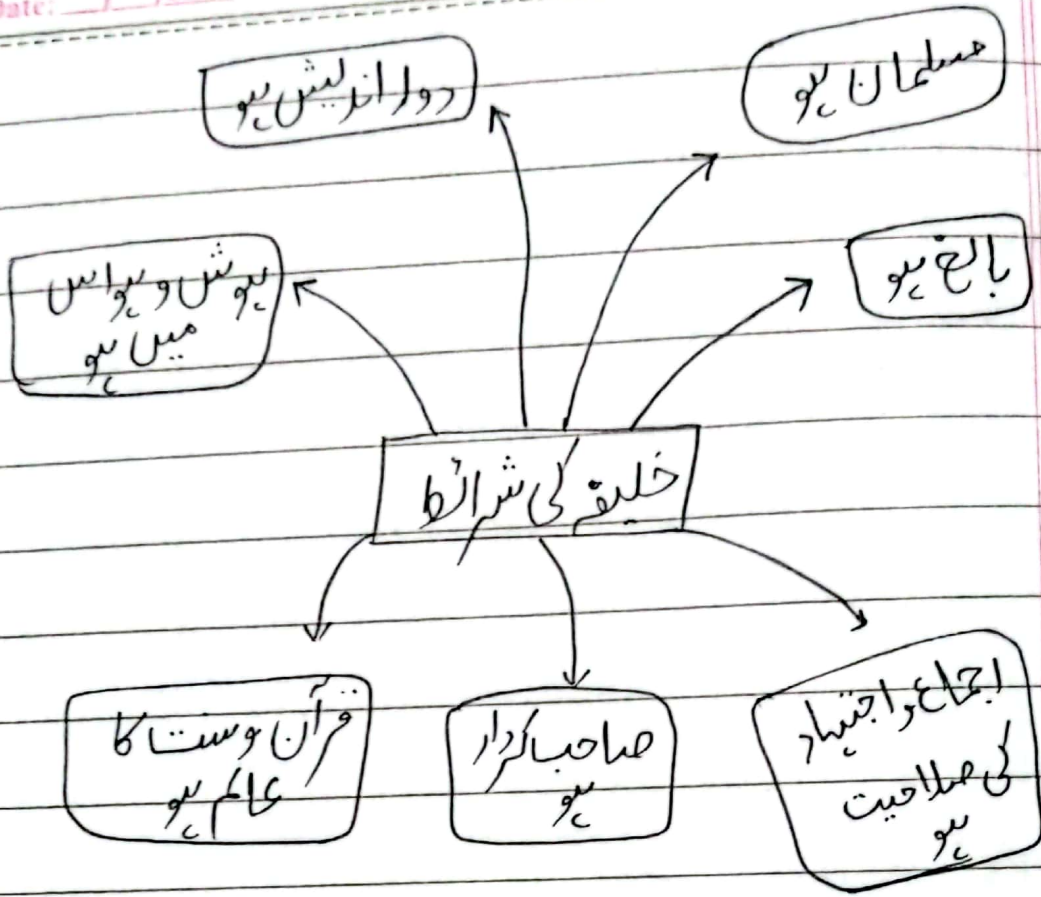
اسلامی سیاسی نظام کے مطابق :



### (3) خلیفہ کی شرائط :

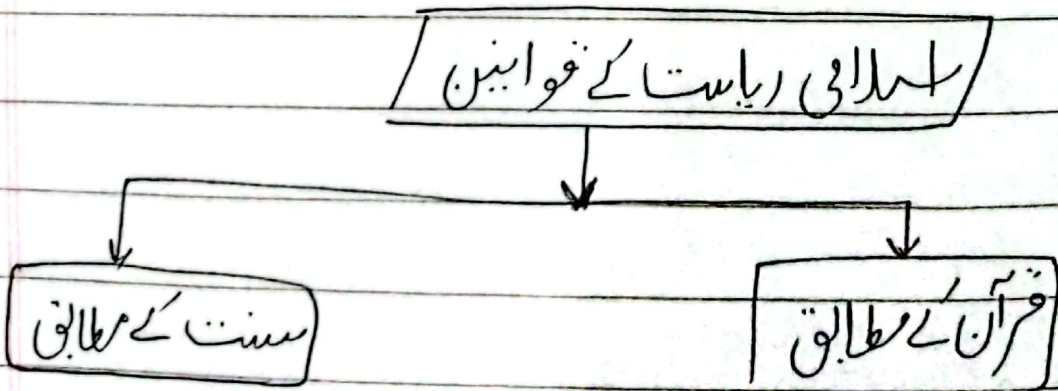
اسلام کے خلیفہ ہونے کی کچھ شرائط مقرر  
کی ہیں۔ ہر کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا بلکہ  
وہ جہاں شرائط پر پورا اترے۔

شاہ ولی اللہ کے مطابق وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں :



## 14 قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کی ممانعت :

اسلامی ریاست میں کوئی ایسا قانون نہیں بن سکتا کہ لاکو ہو سکتا جو اسلامی قوانین کے خلاف ہو۔



# (5) شوری (مشاورتی مجلس) :

اسلامی ریاست

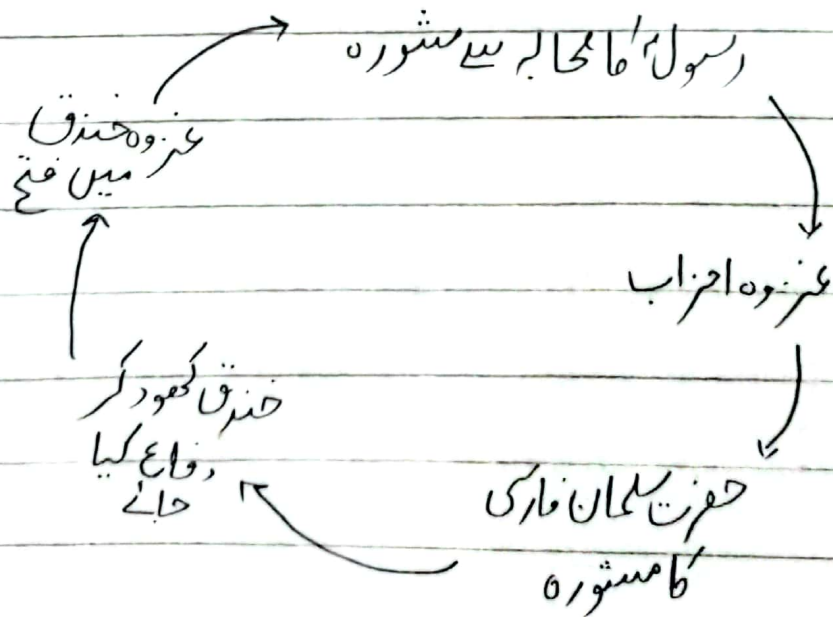
میں تمام معاملات باہمی مشاورت سے طے کرنے  
حاجتیں سب کی رائے کا احترام کیا جائے گا۔

”مسلمان آپس کے معاملات مشورے سے طے کریں۔“  
(سورۃ الشوریٰ)

جیسا کہ ڈاکٹر حمید اللہ نے فرمایا :

”مشاورت کی اہمیت و افادیت پر جتنی بات کی جائے  
کم ہے۔ قرآن مجید نے بار بار حکم دیا ہے کہ فیصلہ  
کرنے سے پہلے مشاورت کرو معاملہ سچی ہو یا  
سرکاری۔“

اسی طرح رسولؐ نے غزوہ احزاب کے موقع پر  
مشاورت کے ساتھ فیصلہ فرمایا :



ستوائی کی خصوصیات و ذمہ داریاں :

2- حلیفہ کا احتساب

1- خلیفہ کا چناؤ

3- اجتماع کرنا

## اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات :

اسلامی سیاسی نظام کے تحت بننے والی ریاست میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں :

### 1- ایشار و قربانی :

اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تحت قیام میں آنے والی ریاست میں ایشار و قربانی کا جذبہ پالہ جانا ہے۔

”اور ترجیح دے، پس انھیں اپنی جانوں پر خواہ خود لہر تنگی ہو۔“ (القرآن)

### 2- مذہب اور سیاست کی ہم آہنگی :

اسلامی سیاسی

نظام کے مطابق سیاست اور مذہب ایک

(4)

دوسرے سے چرا چرا نہیں بلکہ مذیب کا  
دنگ سیاست میں نمایاں ہوتا ہے۔

بقول اقبال:

چرا ہو دین سیاست سے

تورہ جاتی ہے چنگیزی

(5)

### 3. امر بالمعروف ونہی المنکر:

اسلامی سبھی

نظام میں اسلامی ریاست امر بالمعروف و نہی  
منکر کا حکم دیتی ہے۔

اسلامی ریاست ← حکم انہوں کی ذمہ داری ←

چار چیزوں کا نفاذ

غناز کا قیام

زکوٰۃ کا قیام

نبی کا حکم

لبرائی کی مخالفت

مذہبی آزادی اور

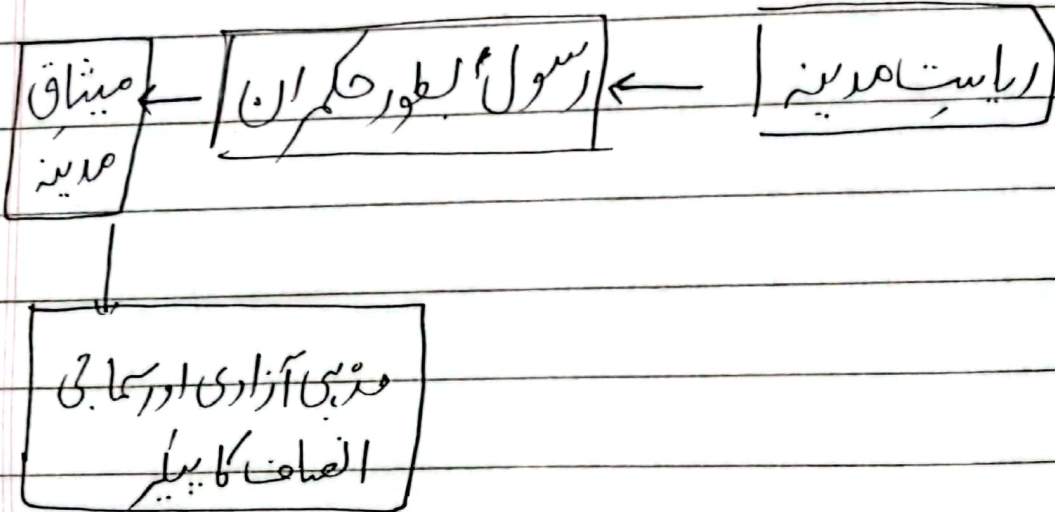
(4)

اسلامی سیاسی نظام  
میں اسلامی ریاست کے رہنے والوں تمام  
لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

سماجی انصاف:

(5)

اسلامی سیاسی  
نظام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ  
سماجی انصاف پر مبنی ہے۔

دورِ حاضر اور اسلامی سیاسی نظام

دورِ حاضر کے تمام صحیح سیاسی نظام آج  
مشکلات سے دوچار ہیں۔ سیاسی  
ماحول میں الغرالتزی کا عالم ہے۔ اگر

ہذکورہ بالا تمام خصوصیات اور اصول  
آج کے سیاسی نظاموں میں شامل  
کر دیے جائیں تو غیر حاضر کے تمام مسائل  
کا حل ممکن ہے

مثلاً " غیر حاضر میں دین کو سیاست سے علیحدہ  
کر کے اسٹیلو لرازم کی طرف سیاست بے فکر دین  
کو شامل کر کے اس کا حل ممکن ہے۔

## حاصل نکتہ :

اسلامی سیاسی نظام  
آج سے ۱۶۰۰ سال پہلے بھی قابل لاگو تھا  
اور آج بھی۔ موجودہ دور کے تمام مسائل

کا حل پیش کرنا یہ سیاسی نظام اپنی مثال  
آپ ہے۔